ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظامؒ کے تفسیری اختلافات کی نوعیت و حقیقت

فیصل محمود بن محمد رمضان[1]

☆پی ایچ ڈی سکالر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ

2021-2018

0300-7445726

Hafizfaisalmahmood6@gmail.com

☆ ڈاکٹر حافظ فرحان ارشد[2]

Abstract:
After the Prophets of Allah Almighty, the most sacred class of mankind is the class of Prophet Muhammad's Companions Another class which, like the companions of Prophet (pbuh) , deserves such honor is the class of Tabe'en (The followers of the Companions) . Tabe'en had contributed a matchless role in the history of Islam regarding religious knowledge and literature. They had also exemplary performed in social, economical, political and military services. Due to these great services they are considered the most sacred class of the Ummah after the prophet' companions.. The sincere efforts performed by Tabe'en regarding Quran, Hadith, Tafseer and Islamic literature are of so high level that no one had reached such level of sincerity in the entire history of Islam.. Actually ''Tabe'en'' is the only class that has spread the social, moral and spritual blessings of Islam throughout the world. That is why, it is not only the Quran that witnesses their greatness but the Prophet (peace be upon him) also praises them۔

Key Words: *Mankind, Performed, Development, witnesses, . The sincere efforts, Greatness*

تحقیق کا بنیادی سوال:

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ:

☆ کیا صحابہ و تابعین سے مروی تفسیری روایات ایک دوسرے سے متصادم روایات کا مجموعہ ہیں؟

یا اس سے تفسیر قرآن میں تنوع اور وسعت پیدا ہوئی؟

تعارف و اہمیت

---

[1] پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ

[2] پروفیسر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے۔ جو کسی بھی قسم کے شکوک وشبہات سے پاک ہے اس کے بے مثل ہونے کا عالم یہ ہے کہ نزول قرآن سے لیکر آج تک کوئی شخص اسکی نظیر پیش نہیں کر سکا۔ عہد اول سے لیکر آج تک علمائے امت نے اس کتاب مبین میں موجود علوم وفنون کی توضیح وتشریح کے لیے بڑی محنت کی اور اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کی خدمت جیسے عظیم مقصد کے لیے وقف کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کے فرائض نبوت میں سے ایک بنیادی فریضہ تعلیمِ کتاب ہے، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ [3]

ترجمہ: اور آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن) اس لئے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو واضح طور پر بتادیں کہ ان کی طرف کیا چیز نازل کی گئی ہے۔ اس لئے کہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔

قرآن مجید کے اسی بیان کو سامنے رکھتے ہوئے خود رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی آیات کی وضاحت فرمائی ہے، اسی عمل کی اتباع کرتے ہوئے عہد اول سے لیکر آج تک کے علماء نے قرآن مجید کی تفسیر وتوضیح اور اس کلام مقدس کے معانی ومفاہیم کو واضح کرنے کیلیے ہر زبان میں تفاسیر لکھیں۔

یہ بات تو مسلمہ ہے ہے کہ نبی کریم کا علم صحابہ کو منتقل ہوا۔ اگرچہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک آیت کی تفسیر نہیں بیان فرمائی تھی بلکہ بعض بعض مقامات پر مختصر معانی یا تو صحابہ آپ سے پوچھتے یا آپ ﷺ خود وضاحت فرمادیتے، گویا آپ ﷺ نے ہر ہر لفظ کی کی تفسیر بیان نہیں فرمائی جیسا کہ محمد حسین ذہبی نے اس طرح کی روایات کی وضاحت کی ہے کہ عوام کے سامنے تو آپ ﷺ مختصر معانی ہی بیان فرمادیتے لیکن صحابہ اپنے اپنے ذوق کی تسکین کیلیے قرآن مجید کے معانی تفصیلا بھی معلوم کرتے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ عہد صدیقی وفاروقی میں مکہ، مدینہ، کوفہ، مصر وغیرہ تفسیر و حدیث کے مرکز بنے۔ ان شہروں میں ایک ہی وقت میں کئی کئی صحابہ موجود تھے لیکن یہ مراکز ایک بڑے صحابی کے نام سے منسوب ہوگئے۔ مثلاً مکہ کا مرکز سیدنا عبد اللہ ابن عباس اور کوفہ کا مرکز سیدنا عبد اللہ ابن مسعود سے معروف تھا۔

---

[3] ۔ القرآن، النحل: 44

یہ بات آسانی سے سمجھ آتی ہے کہ ان مراکز پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے قرآن کا علم حاصل کرنے والے تابعین کے پاس ایک ہی وقت میں کئی کئی صحابہ کا علم جمع ہوا۔ اگر یہ تابعین ایک سے زیادہ تفسیری مراکز میں گئے ہوں تو کئی صحابہ کا علم ایک ایک تابعی کے پاس موجود ہو جاتا تھا۔ تمام صحابہ نے جو علم ان تابعین کو منتقل کیا اس میں صحابہ کے تفسیری اجتہادات بھی شامل ہوتے تھے۔ اس طرح اس وقت تفسیری ادب میں بڑی وسعت آگئی تھی۔ عہدِ تابعینؒ تک تفسیر بیان کرنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا جاتا تھا کہ اس بارے یہ بات کہہ دینا کہ نبی کریمؐ سے صرف ایک واسطے یعنی صحابہ کے بعد تفسیری ادب رطب و یابس کا مجموعہ بن گیا اور تفسیری ادب محض آپس میں متصادم نقطہ ہائے نگاہ پر مبنی روایات پر مشتمل ہے، ایسا کہنا کسی صورت درست نہیں ہے

قرآن مجید کی تفسیر میں صحابہ و تابعین کی خدمات:

قرآن مجید کی جمع و تدوین کا کام عہدِ نبوی ﷺ اور عہدِ صحابہؓ میں مکمل ہو چکا تھا۔ معانی و تفسیر کے حوالے سے تو قرآن کے دروازے تا قیامت کھلے ہوئے ہیں۔ اس لیے اس میدان میں عہدِ تابعین میں کام کی گنجائش تھی۔ چنانچہ تابعین کرامؒ نے معانی و تفسیر کے حوالے سے ایسی اصولی اور اٹل خدمت سرانجام دی کہ اہلِ باطل کے لئے سرکشی کا موقع نہیں چھوڑا۔ اس طرح قرآن کے معنی و بیان کو محفوظ کر دیا۔

صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ سے قرآن لیا اور تابعین نے صحابہ کرامؓ سے قرآن مجید حاصل کیا اور اس کی تلاوت پر قائم رہے۔ اس کے محکمات پر عمل کیا۔ اس کے متشابہات پر ایمان لائے اور ان متشابہات کو اللہ کی طرف سے سمجھتے رہے اور انہوں نے کسی آیت میں بھی اختلاف نہیں کیا بلکہ ایسا کرنے والے اور متفقہ طریقہ تلاوت سے ہٹ کر تلاوت کرنے والے کو اجماعِ اُمت سے خارج سمجھا۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے علومِ قرآن اور قرآن کے فرائض، اس کی حدود، اوامر و نواہی اور ناسخ و منسوخ کو اُمت تک پہنچایا اور اس میں ذرا بھی خیانت نہیں کی۔

چنانچہ جب ہم طبقاتِ مفسرین کا مطالعہ کرتے ہیں تو تابعین کی ایک بہت بڑی تعداد اس علم سے وابستہ نظر آتی ہے بلکہ مفسرین تابعین کی تعداد مفسرین صحابہؓ سے زیادہ ہے کیونکہ ایسے صحابہ کرامؓ کی تعداد دس سے زیادہ نہیں جو علومِ تفسیر سے وابستہ تھے۔ جبکہ تابعین کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جس نے اپنی زندگی اس علم کے لئے وقف کر دی تھی اور جاتے جاتے علمِ تفسیر کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اُمت کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ تب سے اب تک لکھی جانے والی تفاسیر میں تابعین کی علمی کاوشوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ مفسرین تابعین کو تین طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

ا۔۔

1۔ **طبقہ اہلِ مکہ:** اہلِ مکہ میں سے طبقہ مفسرین وہ ہے جنہوں نے ترجمان القرآن سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ سے علمِ تفسیر حاصل کیا۔ طبقہ اہلِ مکہ میں مجاہد بن جبیرؒ، عکرمہ مولی ابن عباسؓ، طاوس بن کیسان الیمانی، سعید بن جبیرؒ جیسے جلیل القدر افراد شامل ہیں

۲۔ طبقہ اہلِ مدینہ

طبقہ اہلِ مدینہ میں جو علمِ تفسیر کے حوالے سے زیادہ مشہور ہوئے وہ تابعین درج ذیل ہیں

محمد بن کعب القرظی: ابو العالیہ الریاحیؒ، زید بن اسلمؒ:

۳۔ طبقہ اہلِ عراق

: طبقہ اہلِ عراق میں بھی بکثرت تابعین علمِ تفسیر کی وجہ سے مشہور تھے۔ وہ تابعین حسبِ ذیل ہیں

ا۔ حسن بصری ۲۔ مسروق بن اجدع ۳۔ قتادہؒ:۔ عطاء الخراسانیؒ: ۵۔ مرۃ الھمزانیؒ:

یہ وہ تابعین حضرات ہیں جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے علوم و معارف حاصل کیے اور ان سے تبع تابعین اور ان کے بعد دیگر علماءِ اُمت نے ان سے حاصل کیے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے دین، اپنی کتاب، اپنی شریعت، اپنے علوم و معارف کو سینہ در سینہ اور نسل در نسل محفوظ رکھا ہے۔ بہر کیف ان مذکورہ بالا مفسرینِ تابعین کے بارے میں علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں

فهولاء قدماء المفسرين، و غالب اقوالهم تلقوها من الصحابة، ثم بعد هذه الطبقة ألّفت تفاسير تجمع أقوال الصحابة و التابعين، كتفسير (سفيان بن عيينة) و (وكيع بن الجراح) و (شعبة بن الحجاج) و (يزيد بن هارون) و آخرين، ثم جاء بعدهم (ابن جرير الطبرى) و كتابه أجل التفاسير و أعظمها۔[4]

یہ اولین مفسرین کی جماعت ہے۔ ان حضرات نے علومِ تفسیر کا غالب حصہ صحابہ کرامؓ سے حاصل کیا۔ اس طبقے"

[4] ۔ الصابونی، محمد علی، التبيان فی علوم القرآن، بيروت ، مؤسس مناهل العرفان1400ھ، ص81

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

کے بعد صحابہ و تابعین کے علمی اقوال و تفسیری نکات پر مشتمل کتب تفاسیر تالیف کی گئیں وغیرہ۔ پھر ان کے بعد ابن جریر طبریؒ آئے اور ان کی کتابِ تفسیر تمام تفاسیر میں نمایاں مقام کی حامل ہے۔

تفسیری اختلافات: اسباب و وجوہات:

یہ بات بالکل واضح ہے ہے کہ جتنی تفسیر اور شرح قرآن مجید کے متن پر کی گئی ہے اتنی تفسیر اور کسی کتاب کی نہیں کی گئی گی ک ہر دور میں مختلف زبانوں میں اور مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے قرآن مجید کی تفسیر میں اپنا کردار ادا کیا ہے ہے جب مختلف اذہان نے قرآن مجید کی تفسیر کی کی تو یہ واقعی امر ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر میں بعض جگہوں پر اختلافات اور تضادات نظر آتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے ان اختلافات اور تضادات کی بنیادی وجوہات اور اسباب کیاہیں ہیں ہیں اگر ہم ہم ان سب کو کو مجموعی طور پر دیکھیں تو یہ مندرجہ ذیل قسموں کے اندر تقسیم ہوتے ہیں۔

بنیادی طور پر قرآن مجید کی تفسیر میں اختلافات کی مندجہ ذیل وجوہات ہوتی ہیں

1۔ متن قرآن مجید

2۔ قراءت میں اختلاف

3۔ لغوی اختلاف

4۔ نزول قرآن کا موقع و محل

5۔ مفسر کے نظریات وعقائد

علم تفسیر میں تفسیری اقوال میں اختلافات کی حقیقت وحیثیت:

اگر تفاسیر بالماثور کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان تفاسیر میں اقوال صحابہ و تابعین بکثرت پائے جاتے ہیں بعض اوقات ان اقوال میں ظاہری طور اختلاف و تضاد بھی نظر آتا ہے ذیل میں چند مثالوں کیساتھ اس حقیقت کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان اقوال میں واقعی کوئی تضاد ہے یا کہ صرف الفاظ کا تغیر و تبدل ہے۔

پہلی مثال: بسم اللہ کے متعلقہ مفسرین کے اختلافی اقوال:

کیا بسم اللہ ہر سورت کی علیحدہ آیت ہے یا کہ صرف برکت کیلیے لکھی جاتی ہے۔ اس حوالے سے علمائے سلف وخلف میں اختلاف ہے، اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن کثیرؒ تفسیر ابن کثیر میں تحریر فرماتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

صحابہ نے اللہ کی کتاب کو اسی سے شروع کیا۔ علماء کا اتفاق ہے کہ آیت (بسم اللہ الرحمن الرحیم) سورۃ نمل کی ایک آیت ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ

کیاوہ ہر سورت کے شروع میں خود مستقل آیت ہے؟

کیاہر سورت کی ایک مستقل آیت ہے جو اس کے شروع میں لکھی گئی ہے؟

کیاہر سورت کی آیت کا جزو ہے؟

کیاصرف سورۃ فاتحہ ہی کی آیت ہے اور دوسری سورتوں کی نہیں؟

صرف ایک سورت کو دوسری سورت سے علیحدہ کرنے کے لیے لکھی گئی ہے؟ اور خود آیت نہیں ہے؟

علماء سلف اور متاخرین کا ان آرا میں اختلاف چلا آتا ہے۔

پہلا مؤقف: بسم اللہ ہر سورت کی مستقل آیت ہے:

بسم اللہ ہر سورت کی مستقل آیت ہے۔ کبار صحابہ کرام اور تابعین میں سے ایک طبقہ کا یہ نظریہ ہے، اس مؤقف کے حاملین میں سے حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت ابوہریرہ (رض)، حضرت عطا، حضرت طاؤس، حضرت سعید بن جبیر، حضرت مکحول اور حضرت زہری رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کے آغاز میں ایک مستقل آیت ہے سوائے سورۃ برات کے۔ ان صحابہ اور تابعین کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحاق بن راہویہ اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

البتہ امام مالک امام ابو حنیفہ اور ان کے ساتھی کہتے ہیں۔ کہ بسم اللہ نہ تو سورۃ فاتحہ کی آیت ہے نہ کسی اور سورت کی۔ امام شافعی کا ایک قول یہ بھی ہے کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی تو ایک آیت ہے لیکن کسی اور سورۃ کی نہیں۔ ان کا ایک قول یہ بھی ہے کہ ہر سورت کے اول کی آیت کا حصہ ہے لیکن یہ دونوں قول غریب ہیں۔ داؤد کہتے ہیں کہ ہر سورت کے اول میں بسم اللہ ایک مستقل آیت ہے سورت میں داخل نہیں۔ ابو حسن کرخی کا بھی یہی مذہب بیان کیا ہے جو امام ابو حنیفہ کے بڑے پایہ کے ساتھی تھے۔[5]

حاصل کلام:

---

[5] ابو الفدا، امام ابن کثیر، لاہور مکتبہ رحمانیہ 2000ء، ص45، ج1

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

مندرجہ بالا تحریر اور اقوال صحابہ وتابعین پر غور کرنے سے یہ بات معلام ہوتی ہے کہ صحیح مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں قرآن پاک میں یہ آیت شریفہ ہے وہاں مستقل آیت ہے۔ان مختلف تفسیری اقوال کی وجہ سے علم تفسیر میں اختلاف واقع نہیں ہوا بلکہ علم تفسیر میں وسعت آئی ہے واللہ اعلم۔

صحابہ وتابعین کی تفسیر کا ایک پہلو۔۔۔۔۔ہم معانی الفاظ

قرآن مجید کی تفسیر میں صحابہ وتابعین کے اقوال کا ایک اندازیہ بھی ہے کہ صحابہ کرام یا تابعین عظام کسی لفظ کا معانی بیان کرتے ہیں تو مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں جبکہ ان الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوتا ہے، جیسا کہ سورہ الفاتحہ میں **الحمد** کی تفسیر میں امام ابن ابی حاتم نے چند اقوال نقل فرمائے ہیں۔

سیدنا ابن عباس کا پہلا قول:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " {الْحَمْدُ لِلَّهِ} كَلِمَةُ الشُّكْرِ[6]

یعنی الحمد کا معانی ہے اللہ کا شکر ادا کرنا،

سیدنا ابن عباس کا دوسرا قول:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " {الْحَمْدُ لِلَّهِ} هُوَ الشُّكْرُ لِلَّهِ، الِاسْتِجْدَاءُ لِلَّهِ، وَالْإِقْرَارُ لَهُ بِنِعَمِهِ وَابْتِدَائِهِ وَغَيْرِ ذَلِكَ[7]

سیدنا ابن عباس **الحمد**،، کا معانی بیان کرتے ہوئے مزید واضح فرمایا کہ اس کا معانی اللہ کے حضور جھکنا اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔

سیدنا کعب بن مالک کی تفسیر:

عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَنَاءُ عَلَى اللَّهِ[8]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: «قَدْ عَلِمْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ

---

[6] ۔ تفسیر ابن ابی حاتم،ج1ص:27
[7] ۔ ایضاً
[8] ۔ ایضاً

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

إِلَّا اللَّهُ، فَمَا الْحَمْدُ لِلَّهِ» ؟ فَقَالَ
عَلِيٌّ: «كَلِمَةٌ رَضِيَهَا اللَّهُ لِنَفْسِهِ»[9]

مندرجہ اقوال کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بظاہر ان اقوال میں اختلاف نظر آتا ہے لیکن یہ اختلاف صرف لفظی ہے معانی ایک ہیں۔ لیکن ہر تفسیری قول کی گہرائی علیحدہ علیحدہ ہے۔:

☆سورہ الفاتحہ میں **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** کی تفسیر میں علامہ شوکانیؒ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: إِيَّاكَ
نَعْبُدُ: يَعْنِي إِيَّاكَ نُوَحِّدُ
وَنَخَافُ يَا رَبَّنَا لَا غَيْرَكَ،
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ عَلَى طَاعَتِكَ
وَعَلَى أُمُورِنَا كُلِّهَا[10]

سیدنا ابن عباس بیان فرماتے ہیں کہ **إِيَّاكَ نَعْبُدُ کا مطلب ہے**

إِيَّاكَ نُوَحِّدُ وَنَخَافُ يَا رَبَّنَا لَا
غَيْرَكَ

کہ ہم خالص تیری وحدانیت بیان کرتے ہیں اور صرف تجھی سے ڈرتے ہیں

اور ایاک نستعین کا معانی ہے

، وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ عَلَى طَاعَتِكَ وَعَلَى
أُمُورِنَا كُلِّهَا

کہ ہم تیرے ہر حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔

جبکہ اسی آیتِ مقدسہ کی تفسیر معروف تابعی سیدنا قتادہؒ نے ان الفاظ کیساتھ فرمائی ہے لیکن اگر دونوں عبارات کو دیکھا جائے تو مفہوم ایک ہی سامنے آتا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي:
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ: يَأْمُرُكُمْ أَنْ

9ـ ایضاً
10ـ فتح القدیر، ج1ص:27

تُخْلِصُوا لَهُ الْعِبَادَةَ وَأَنْ
تَسْتَعِينُوهُ عَلَى أَمْرِكُمْ[11]

معروف تابعی سیدنا قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ایَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ: کا معانی ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور ہر کام میں اللہ سے مدد مانگو

لفظ الصراط المستقیم کی تفسیر میں صحابہ و تابعین کے اقوال:

امام شوکانیؒ نے اس آیات کی تفسیر میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے تفسیر اقوال کو نقل فرمایا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ يَقُولُ: أَلْهِمْنَا دِينَكَ الْحَقَّ.[12]

حضرت ابن عباس (رض) سے لفظ آیت " اھدنا الصراط المستقیم " کا یہ مطلب نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اے اللہ اپنے سچے دین کو ہمارے دلوں میں ڈال دے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ کا قول:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ دِينُ الْإِسْلَامِ وَهُوَ أَوْسَعُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ (رض) سے روایت کیا ہے کہ لفظ آیت " اھدنا الصراط المستقیم " سے مراد اسلام ہے اور وہ زیادہ کشادہ ہے ان چیزوں سے جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں۔

وَأَخْرَجَ نَحْوَهُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَأَخْرَجَ نَحْوَهُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَنَاسٍ مِنَ الصَّحَابَةِ. وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَأَبُو الشَّيْخِ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ[13]

سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن مسعود اور دیگر کئی اصحاب رسول ﷺ سے یہی معانی منقول ہیں

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر:

تفسیر ابن ابی حاتم میں امام ابن ابی حاتم نے الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ کی تفسیر میں سیدنا علی کا قول نقل فرمایا ہے

---

[11] فتح القدیرص28ج1
[12] ۔ فتح القدیر، ص28ج1
[13] ۔ حوالہ سابق

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ: الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ كِتَابُ اللَّهِ[14]

حضرت علی (رض) سے روایت کیا ہے آیت " اھدنا الصراط المستقیم " سے مراد کتاب اللہ ہے۔

سیدنا عبد اللہ ابن مسعود کی تفسیر کے مطابق بھی صراط مستقیم سے مراد کتاب اللہ ہے

أَنْعَمْتَ علیھم[15] کی تفسیر:

سورہ الفاتحہ کی اس آیہ مقدسہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن ابی حاتمؒ نے سیدنا ابن عباس اوم امام مجاہد کے اقوال نقل کیے ہیں جن میں الفاظ کا تو اختلاف ہے لیکن معانی میں وسعت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَوْلُهُ: أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَقُولُ: الْمَلائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ الَّذِينَ أَطَاعُونِي وَعَبَدُونِي.

حضرت ابن عباس (رض) سے لفظ آیت " صراط الذین انعمت علیھم " کے بارے میں یہ نقل کیا ہے (کہ اس سے مراد) وہ راستہ ہے جن پر انعام ہوا فرشتوں میں سے اور نبیوں اور صدیقین اور شھداء اور صالحین میں سے مراد جنہوں نے تیری اطاعت اور تیری عبادت کی۔

امام مجاھدؒ کا تفسیری قول:

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ قَالَ: هُمُ الْمُؤْمِنُونَ.[16]

امام مجاھدؒ کے نزدیک صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے مراد مومنون ہیں

---

[14]ـ تفسیر ابن ابی حاتم، ص30، ج1
[15]ـ الفاتحہ: 6
[16]ـ سیوطی، جلال الدین۔ تفسیر در المنثور، س40، ج1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

امام ربیع بن انسؒ کا تفسیری قول:

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ صِراطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ قَالَ: النَّبِيُّونَ.[17]

امام مجاھدؒ کا دوسرا قول ہے کہ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

سے مراد انبیاء ہیں[18]

حروف مقطعات کیا ہیں؟

حرف مقطعات کیا ہیں؟ ان کا معانی کیا ہے؟ اس حوالہ سے نبی کریم ﷺ سے کوئی تفسیر منقول نہیں ہے البتہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظامؒ سے مختلف اقوال منقول ہیں، ذیل میں ان اقوال کو بیان کیا جاتا ہے

امام سفیان ثوریؒ کا قول:

فَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ: هِيَ سِرُّ اللَّهِ فِي الْقُرْآنِ، وَلِلَّهِ فِي كُلِّ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ سِرٌّ، فَهِيَ مِنَ الْمُتَشَابِهِ الَّذِي انْفَرَدَ اللَّهُ بِعِلْمِهِ وَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهَا وَلَكِنْ نُؤْمِنُ بِهَا، وَتُمَدُّ كَمَا جَاءَتْ[19]

---

[17] ۔ فتح القدیر، ص31، ج1
[18] ۔ ایضاً
[19] ۔ فتح القدیر، ص34ج1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

امام سفیان ثوریؒ اور محدثین کی ایک جماعت کا نقطہ نظر یہ ہے کہ حروف مقطعات قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے راز ہیں۔ صحابہ کرام میں سے سیدنا ابو بکر اور سیدنا علی کا بھی یہ ہی نقطہ نظر ہے جس کی وضاحت علامہ شوکانیؒ نے فتح القدیر میں کی ہے

الم قَالَ الْقُرْطُبِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ: اخْتَلَفَ أَهْلُ التَّأْوِيلِ فِي الْحُرُوفِ الَّتِي فِي أَوَائِلِ السُّوَرِ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ: هِيَ سِرُّ اللَّهِ فِي الْقُرْآنِ، وَلِلَّهِ فِي كُلِّ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ سِرٌّ، فَهِيَ مِنَ الْمُتَشَابِهِ الَّذِي انْفَرَدَ اللَّهُ بِعِلْمِهِ وَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهَا وَلَكِنْ نُؤْمِنُ بِهَا، وَتُمَدُّ كَمَا جَاءَتْ. وَرُوِيَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.[20]

سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کا قول:

عن عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمْ قَالُوا: الْحُرُوفُ الْمُقَطَّعَةُ مِنَ الْمَكْتُومِ الَّذِي لَا يُفَسَّرُ[21]

سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کا حروف مقطعات کے بارے یہ قول ہے کہ یہ پوشیدہ حروف ہیں ان کی تفسیر بیان ہی نہ کی جائے۔

حروف مقطعات اللہ کے نام ہیں:

حروف مقطعات کے بارے ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ اللہ کے ناموں میں سے نام ہیں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر در المنثور میں اس سلسلہ میں صحابہ و تابعین کے کئی اقوال نقل فرمائے ہیں

---

[20] ۔ ایضاً
[21] ۔ ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول:

عَن ابْن مَسْعُود فِي قَوْله {الم}
قَال: هُوَ اسْم الله الْأَعْظَم[22]

حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ الم اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول:

عَن ابْن عَبَّاس فِي قَوْله {الم}
و (حم) و (طس) قَال: هِيَ اسْم الله
الْأَعْظَم[23]

حضرت ابن عباس (رض) سے روایت کیا ہے کہ الم، حم اور طس اللہ

تعالیٰ کا اسم اعظم ہے

سیدنا عامر الشعبی رضی اللہ عنہ کا قول:

عَن عَامر أَنه سُئِلَ عَن فواتح السُّور
نَحْو {الم} و {الر} قَالَ: هِيَ أَسمَاء
من أَسمَاء الله مقطعَة الهجاء فَإِذا
وصلتها كَانَت أَسمَاء من أَسمَاء الله[24]

حضرت عامر (رض) سے روایت کیا ہے کہ ان سورتوں کے شروع والے حروف کے

بارے میں ان سے پوچھا گیا جیسے الم، الر، انہوں نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے ہجاء کے

حروف ہیں جب تو ان کو جڑے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام بن جائے گا

معروف تابعی سدیؒ کا قول:

عَن السّديّ قَالَ: فواتح السُّور كلهَا
من أَسمَاء الله[25]

امام سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ شروع والے حروف سب کے سب اللہ تعالیٰ کے

ناموں میں سے ہیں۔

حروف مقطعات قرآن مجید کے نام ہیں:

---

[22] ۔ تفسیر در المنثور، ص57ج1
[23] ۔ ایضاً
[24] ۔ ایضاً
[25] ۔ ایضاً

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

حروف مقطعات کے بارے اکابر مفسرین میں سے ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ یہ قرآن مجید کے نام ہیں سیدنا قتادہؒ اور امام مجاہد کا قول یہ ہی ہے، علامہ سیوطیؒ نے در المنثور میں تحریر فرمایا ہے

عَن قَتَادَة فِي قَوْله {الم} قَالَ: إسم من أَسمَاء الْقُرْآن[26]

حضرت قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ الم قرآن کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

عَن مُجَاهِد فِي قَوْله {الم} قَالَ: إسم من أَسمَاء الْقُرْآن[27]

حضرت مجاہد (رح) سے روایت کیا ہے کہ " الم " قرآن کے اسماء میں سے ایک اسم ہے

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا[28]

ان کے دلوں میں بڑا روگ ہے سو اللہ نے ان کا روگ بڑھا دیا

اس آیت کی تفسیر میں علامہ شوکانیؒ نے مَرَض کے متعلق صحابہ و تابعین کے کئی اقوال نقل فرمائے ہیں

سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں کی مرض کا معانی ہے شک

امام شوکانیؒ نے فتح القدیر میں نقل فرمایا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ قَالَ: شَكٌّ[29]

سیدنا ابن عباس کے مطابق مرض کا معانی شک ہے

عَنِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ: هَذَا مَرَضٌ فِي الدِّينِ وَلَيْسَ مَرَضًا فِي الْأَجْسَادِ وَهُمُ الْمُنَافِقُونَ، والمرض: الشك الذي دخلهم فِي الْإِسْلَامِ.

امام طاوس کے نزدیک مرض سے مراد ریاکاری ہے۔ علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں

وَرُوِيَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ المرض: الرياء.[30]

---

[26] ۔ در المنثور، ص57ج1
[27] ۔ ایضاً
[28] ۔ البقرہ:10
[29] ۔ فتح القدیر، ص49 ج1
[30] ۔ ایضا

امام طاوس کے نزدیک مرض سے مراد ریاکاری ہے۔

سیدنا عکرمہ جو ایک جلیل القدر تابعی ہیں اور علم تفسیر میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہاں مرض" کا معانی زنا ہے، امام ابن ابی حاتم نے تفسیر ابن ابی حاتم میں تحریر فرمایا ہے

عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ قَالَ: الزِّنَا.[31]

سیدنا عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ یہاں مرض" کا معانی زنا ہے

امام زید بن علیؒ کا قول:

عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: الْمَرَضُ مَرَضَانِ: مَرَضُ زِنًا ، وَمَرَضُ نِفَاقٍ[32]

زید بن علیؒ کے نزدیک **اَلْمَرَضُ** ان دونوں معانی کو ظاہر کرتا ہے زنا اور نفاق

. لَا تُفْسِدُوا[33]

لفظ فساد کے متعلق مفسرین نے مختلف تفسیر کی ہے ابو العالیہؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زمین میں اللہ کی نافرمانی نہ کرو کیونکہ جس نے اللہ کی نافرمانی کی اس نے فساد کیا، امام ابن ابی حاتم نے نقل فرمایا ہے

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فِي قَوْلِهِ: وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لا تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ قَالَ: يَعْنِي لَا تَعْصُوا فِي الأَرْضِ، وَكَانَ فَسَادُهُمْ ذَلِكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ لأَنَّهُ مَنْ عَصَى اللَّهَ فِي الأَرْضِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَقَدِ أَفْسَدَ فِي الأَرْضِ لأَنَّ صَلاحَ الأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِالطَّاعَةِ.[34]

امام ابو العالیہؒ کے نزدیک فساد فی الارض سے مراد اللہ کی نافرمانی ہے۔

حضرت ابن مسعود (رض) کا قول:

عَن ابْن مَسْعُود فِي قَوْله {وَإِذا قيل لَهُم لَا تفسدوا فِي الأَرْض}

---

[31] ۔ تفسیر ابن ابی حاتم، ص43ج1

[32] ۔ تفسیر ابن ابی حاتم، ص44ج1

[33] ۔ البقرہ: 11

[34] ۔ تفسیر ابن ابی حاتم، ص45ج1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

قَالَ: الْفساد هُوَ الْكفْر وَالْعَمَل بالمعصية[35]

حضرت ابن مسعود (رض) سے روایت کیا ہے کہ لفظ آیت " واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض " میں فساد سے مراد کفر اور گناہ کا کام ہے۔

قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ کے متعلقہ تفسیری اقوال:

پہلا قول: ہم ہدایت پر ہیں، یہ قول تابعین میں سے امام مجاہد کا ہے جسے علامہ سیوطیؒ نے تفسیر در المنثور میں نقل فرمایا ہے

عَن مُجَاهِد فِي قَوْله وَإِذا قيل لَهُم لَا تفسدوا فِي الأَرْض قَالُوا إِنَّمَا نَحن مصلحون قَالَ: إِذا ركبُوا مَعْصِيَة فَقيل لَهُم لَا تَفعلُوا كَذَا قَالُوا إِنَّمَا نَحن على الْهدى[36]

امام مجاہد سے روایت ہے کہ لفظ آیت " واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض، قالوا انما نحن مصلحون " کا معنی ہے کہ جب وہ معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ ایسا مت کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔

دوسرا قول: ہم صلح کروانے والے ہیں، یہ قول سیدنا عبد اللہ ابن عباس (رض) کا ہے جو تفسیر در المنثور مین منقول ہے

عَن ابْن عَبَّاس فِي قَوْله {إِنَّمَا نَحن مصلحون} أَي إِنَّمَا نُرِيد الإِصلاح بَين الْفَرِيقَيْنِ من الْمُؤمنِينَ وَأهل الْكتاب[37]

حضرت عباس (رض) سے روایت ہے کہ لفظ آیت " انما نحن مصلحون " یعنی (ان کافروں کا کہنا یہ ہے کہ) ہم دونوں فریقین یعنی مومنین اور اہل کتاب کے درمیان اصلاح کا ارادہ کرتے ہیں۔

تیسرا قول: اس آیت کے مصداق لوگ ابھی نہیں آئے۔

---

[35] ۔ تفسیر در المنثور، ص76ج1
[36] ۔ تفسیر در المنثور، ص78ج1
[37] ۔ ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

عَن عباد بن عبد الله الْأَسدي قَالَ:
قَرَأَ سلمَان هَذِه الْآيَة {وَإِذا قيل
لَهُم لَا تفسدوا فِي الأَرْض قَالُوا
إِنَّمَا نَحن مصلحون} قَالَ: لم يجِئ
أهل هَذِه الْآيَة بعد[38]

عبادبن عبداللہ اسدی سے روایت کیاہے کہ سلیمان نے یہ آیت پڑھی لفظ آیت" واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض، قالوا انما نحن مصلحون " اور فرمایااس آیت کے اہل یعنی اس آیت کے مصداق ابھی نہیں آئے۔

صحابہ وتابعین کے تفسیری اقوال میں اختلافات کی ایک شکل:

سابقہ سطور میں ان تفسیری اقوال کا تذکرہ کیاگیاہے قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر میں صحابہ یاتابعین نے ایسے الفاظ استعمال فرمائے جو ہم معانی تھے۔ ذیل کی سطور میں چند ایسی تفسیری مثالیں درض کی جائیں گی جن میں قرآنی الفاظ کی تفسیر میں ایسے الفاظ وکلمات بیان ہوئے ہیں جن کے معانی میں تضاد موجود ہے۔

قرآن مجید میں ارشادباری تعالیٰ ہے کہ:

المطلقات يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ
قُرُوءٍ[39]

اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنی جانوں کوروکے
رکھیں تین حیض آنے تک"

اس آیۃ مبارکہ میں "قروء" کے معانی بعض مفسرین حیض جبکہ بعض نے طہر کیے ہیں جیساکہ علامہ سیوطیؒ نے چند اقوال نقل فرمائے ہیں

---

[38] ۔ ایضاً
[39] ۔ البقرہ: 228

پہلا قول:

عَائِشَة: صَدقْتُمْ وَهل تَدْرُونَ مَا الإقراء؟ الإقراء الإطهار قَالَ ابْن شهَاب: سَمِعت أَبَا بكر بن عبد الرَّحْمَن يَقُول: مَا أدْركْت أحدا من فقهائنا إِلَّا وَهُوَ يَقُول: هَذَا يُرِيد الَّذِي قَالَت عَائِشَة أخرج عبد الرَّزَّاق وَابْن جرير وَالْبَيْهَقِيّ عَن ابْن عمر وَزيد بن ثَابت قَالَا: الإقراء الإطهار[40]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق قروء سے مراد طہر یعنی پاکیزگی کے دن ہیں

دوسرا قول:

ابْن عَبَّاس فِي قَوْله {ثَلَاثَة قُرُوء} قَالَ: ثَلَاث حيض

عَن مُجَاهِد فِي قَوْله {والمطلقات يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَة قُرُوء}

قَالَ: حيض[41]۔

سیدنا ابن عباس اور مجاھدؒ کے اقوال کے مطابق قروء سے مراد حیض ہے

[40] ۔ در المنثور،ج1،ص:656

[41] ۔ ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

مصادر و مراجع

1۔القرآن الحکیم

2۔ابن تیمیہ۔احمد بن عبد الحلیم۔ابو العباس، مقدمہ في أصول التفسیر، البیروت، دار الفکر1988

3۔ابن الصلاح، ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمان۔ مقدمہ ابن الصلاح، البیروت، دار الفکر1986

4۔ابو الحسین، مسلم بن حجاج۔ صحیح مسلم، بیروت، دار الاحیاء التراث العربی،2000ء

5۔التبریزی، محمد بن عبد اللہ الخطیب۔ مشکوٰۃ المصابیح، کراچی، قدیمی کتب خانہ،

6۔الصابونی، محمد علی، التبیان فی علوم القرآن، بیروت، مؤسس مناھل العرفان1400ھ

7۔ابو الفدا ابن کثیر۔ عماد الدین۔ ابو الفداء، تفسیر ابن کثیر۔لاہور۔مکتبہ رحمانیہ2000ء،

8۔امام ابن ابی حاتم، تفسیر ابن ابی حاتم، بیروت، دار الاحیاء التراث العربی،2000ء

9۔شوکانی۔ علی بن محمد، فتح القدیر، بیروت، دار الاحیاء التراث العربی،2000ء

10۔سیوطی، عبد الرحمان بن ابی بکر۔ جلال الدین۔ تفسیر در المنثور،، البیروت، دار الفکر1986،